مراکش کی تعلیمی کانفرنس کی رُوداد

(۲)

از جناب خلیل حامدی صاحب

انتظامی امُور کی کمیٹی کی رپورٹ

انتظامی امور کی کمیٹی نے الیوسی ایشن کے بجٹ اور دوسرے انتظامی امور کے بارے میں غور و خوض کیا۔ کمیٹی نے یہ طے کیا کہ یونیورسٹیوں اور اعلیٰ اسلامی درسگاہوں کے اندر تعلیم پانے والے طلبہ کی امداد کی جانی چاہیے۔ چنانچہ سردست کمیٹی نے ۳۰ وظائف جاری کرنے کی تجویز پیش کی۔ یہ وظائف مختلف اسلامی یونیورسٹیوں کے اندر تعلیم پانے والے مختلف ملکوں کے طلبہ کو دیے جائیں گے۔[1] کمیٹی نے مسلمان طلبہ کی تنظیموں کی مدد کی تجویز بھی پیش کی ہے مثلاً یونین آف مسلم سٹوڈنٹس مراکش اور دوسری وہ تنظیمیں جو انہی مقاصد کے لیے کام کر رہی ہیں جو الیوسی ایشن کے پیشِ نظر ہیں۔

کمیٹی نے دو پہلوؤں پر خصوصی طور پر زور دیا ہے:

۱۔ دنیائے اسلام کے گوشے گوشے میں جتنی اسلامی یونیورسٹیاں اور اسلام کی اعلیٰ تعلیم کے ادارے پائے جاتے ہیں، اسی طرح ثانوی اور وسطانی تعلیم کے اسلامی ادارے اور ان میں تعلیم پانے والے طلبہ (مقامی اور بیرونی دونوں)، کے بارے میں نہایت صحیح معلومات اور تفصیلات فراہم کی جائیں۔

۲۔ افریقہ، جنوبی ایشیا اور لاطینی امریکہ کے اندر رہنے والے مسلمانوں کی معاشرتی، ثقافتی اور اقتصادی حالت کے متعلق مکمل معلومات جمع کی جائیں۔ اور یہ معلوم کیا جائے کہ ان علاقوں کے اندر مسلمانوں کی صحیح تعداد کتنی ہے اور عام آبادی کے اندر ان کا تناسب کیا ہے۔ اس طرح الیوسی ایشن کے سامنے ان مسلمانوں کی صحیح

---

[1] کانفرنس نے سالِ رواں کے لیے ۱۲ وظائف کا فوری طور پر اعلان کر دیا۔ یہ وظیفے فاس کے صاحبِ خیر حضرات کی طرف سے الیوسی ایشن کو پیش کیے گئے ہیں۔

تصویر آجائے گی اور وہ وظائف اور تبلیغی مشنوں کے ذریعہ ان مسلمانوں کی دینی اور تعلیمی لحاظ سے مدد کرنے کے لیے صحت مندانہ منصوبے بنا سکے گی۔

۳- مذکورہ بالا دونوں پہلوؤں سے متعلق معلومات دنیا کی تمام اہم زبانوں میں ترجمہ کی جائیں اور انہیں عالمِ اسلامی کے اندر وسیع پیمانے پر نشر کیا جائے۔ تاکہ ان کے حق میں مسلمانوں کی رائے عامہ کو ہموار کیا جاسکے اور حقائق اور اعداد و شمار کی روشنی میں انہیں اپنے ان بھائیوں کی مثبت امداد کے لیے تیار کیا جاسکے۔

یہ تینوں کام اسلامی تحقیقات کے مرکز کے سپرد کیے جائیں گے۔ ایسوسی ایشن کے دستور اور دوسرے انتظامی امور اور مصارف کی فراہمی کے وسائل، صدر اور انتظامی کونسل کے انتخاب وغیرہ امور پر بھی کمیٹی نے اپنی مفصل رائے پیش کی جسے کانفرنس نے جزوی ترمیمات کے ساتھ قبول کر لیا۔

ثقافتی کمیٹی کی رپورٹ

ثقافتی کمیٹی نے اسلامی تحقیقات کے مرکز کے قیام اور ایک اسلامی مجلّہ کے اجراء کے امکانات کا جائزہ لیا۔ نیز مسلم اقلیتوں کے حالات اور عالمِ اسلامی کی موجودہ اسلامی یونیورسٹیوں کے حالات و کوائف کا مطالعہ کیا اور ان کی امداد و اعانت کے وسائل پر غور کیا۔ اور اس سلسلے میں اپنی سفارشات پیش کیں جنہیں کانفرنس نے اجلاسِ عام میں بالاتفاق منظور کر لیا۔

کانفرنس کی قراردادیں اور سفارشات

۱- اعلیٰ اسلامی تعلیم کے معاون اداروں کا قیام

اسلامی یونیورسٹیوں کی یہ کانفرنس سفارش کرتی ہے کہ وسطانی اور ثانوی تعلیم کے ایسے مدارس زیادہ سے زیادہ قائم کیے جائیں جو اعلیٰ اسلامی تعلیم کے لیے معاون ادارے ثابت ہوں اور اعلیٰ تعلیم کے لیے ذہین اور باصلاحیت طلبہ کا معتد بہ گروہ تیار کر کے اعلیٰ تعلیم کے اداروں کو فراہم کریں۔

۲- دعوتِ اسلامی کے فروغ کے لیے اسلامی اداروں کا مطلوبہ کردار

یہ بات محتاجِ دلیل نہیں ہے کہ اسلامی یونیورسٹیاں اور اسلامی درسگاہیں ہی دراصل وہ قلعے ہیں جنہوں نے تاریخ کے دورِ طویل میں اسلامی عقیدہ، اسلامی شریعت اور اسلامی اخلاق کی حفاظت کا فریضہ انجام دیا ہے

بلکہ یہی وہ تعلیمی ادارے ہیں جنہوں نے استعمار اور غیر ملکی تسلّط کی مزاحمت اور مسلمانوں کے اندر اسلامی غیرت و حمیت کے جذبات برانگیختہ کرنے اور اسلامی روح بیدار کرنے میں قائدانہ کردار ادا کیا ہے۔ اس معاملے میں دو رائیں نہیں ہیں کہ ان اداروں کے اندر جو اسلامی علوم پڑھائے جاتے رہے ہیں وہ درحقیقت اُن تمام اقوام کے بنیادی محافظ ہیں جو اسلام کی نام لیوا ہیں، اور وہ اصل بنیادیں ہیں جن پر عالم اسلامی کا ڈھانچہ قائم ہے۔ بنابریں اسلامی یونیورسٹیوں کی یہ تاسیسی کانفرنس اسلامی اداروں اور یونیورسٹیوں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ اپنے سابقہ کردار کو ازسرِ نو اختیار کریں اور ماضی میں انہوں نے جو روشن کردار سرانجام دیا ہے موجودہ دَور کے اندر بھی وہی زریں نمونہ پیش کریں۔ ان یونیورسٹیوں اور مدرسوں کی تمام تر تگ و دو صرف درسی مواد کی تدریس تک محدود نہ رہنی چاہیے بلکہ انہیں پُوری خلقِ خدا تک اسلام کا پیغام پہنچانے کا فرض ادا کرنا چاہیے۔ یہ وہ پیغام ہے جو خیر اور حق کی دعوت دیتا ہے، انسانیت کو مرتبۂ بلند عطا کرتا ہے اور رشد و ہدایت کے راستہ کی جانب اُس کی رہنمائی کرتا ہے۔

اسلامی یونیورسٹیوں اور اداروں سے ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ وہ پُوری کوشش کریں کہ مسلمان علمی اور مادّی دونوں لحاظ سے ترقی کے راستے پر گامزن ہوں اور اخلاقی اور روحانی اعتبار سے بھی پسماندگی کا شکار نہ ہوں۔ اور یہ اُسی وقت ہو سکتا ہے کہ یہ ادارے بدلائل یہ ثابت کر دیں کہ دینِ حق علمی ترقی کا مخالف نہیں ہے۔ اسلام کی پچھلی تاریخ اس کا واضح اور کھلا ثبوت ہے یہی وہ اصل طریقہ ہے جس سے ہم اپنے نوجوانوں کو جو ہمارے مستقبل کا سہارا ہیں ذہنی و فکری انتشار سے بچا سکتے ہیں اور غیروں کے سامنے بھی مشعلِ ہدایت روشن کر سکتے ہیں جو علم و ادراک کے باوجود گمراہی کے راستے پر چلے جا رہے ہیں۔

اسلامی اداروں کو یہ مہم عظیم سر کرنے کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایک دوسرے سے تعاون کریں اور ان خطرات کے مقابلے میں صفِ واحد بن کر کھڑے ہو جائیں جو خود ان کے وجود کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔

۳۔ سوڈان کی اسلامی یونیورسٹی کو بند کرنے پر اظہارِ افسوس

اسلامی یونیورسٹیوں کی کانفرنس کو دنیا کی اسلامی یونیورسٹیوں اور تعلیمی اداروں کے حالات و رفتار کار کا جائزہ لینے کے دوران یہ معلوم ہوا کہ اُم دُرمان (سوڈان) کی اسلامی یونیورسٹی کو بند کر دیا گیا ہے۔ یہ کانفرنس سوڈان کی حکومت سے یہ مطالبہ کرتی ہے کہ اُسے اُن اسباب و محرکات کی فوراً تحقیق کرنا چاہیے جن کی بنا پر اسلامی یونیورسٹی کو بند کر دیا گیا ہے۔ حکومت کو بلا تاخیر اُسے کھول دینے کے لیے مؤثر کارروائی کرنی چاہیے تاکہ

یہ یونیورسٹی اپنے اُس مشن کو جاری رکھ سکے جو نہ صرف سوڈان میں بلکہ افریقہ کے دوسرے ممالک کے اندر بھی وہ اسلام اور عربی ثقافت کو فروغ دینے کے سلسلے میں سرانجام دے رہی تھی۔

(نوٹ: عراقی حکومت نے بھی بغداد کے شریعت کالج کو ختم کرکے اُسے آرٹس کالج کا ایک شعبہ بنا دیا ہے۔ کانفرنس نے عراقی حکومت کے اس ناروا اقدام پر بھی مذمت کی قرارداد پاس کرنی چاہی تھی مگر عراقی وفد کے اصرار پر قرارداد کو عراق کے معاملے تک محدود رکھنے کے بجائے اُسے عمومی حیثیت دے دی گئی اور اس مضمون کی قرارداد پاس کی گئی کہ جہاں مسلمان ملکوں میں شریعت کالج پائے جاتے ہیں وہاں ان کو نہ صرف یہ کہ برقرار رکھا جائے بلکہ انہیں ترقی دی جائے)۔

۴۔ مسلم سربراہوں کی کانفرنس کا خیر مقدم[1]

اسلام کی سرزمین پر صہیونیت نے کھلم کھلا جارحیت کا ارتکاب کیا ہے اور خاص طور پر بیت المقدس اور مسجد اقصٰی اُس کی مذموم کارروائیوں کا نشانہ بن رہے ہیں۔ حال ہی میں اسرائیلی حکام نے مسلمانوں کے قبلۂ اول اور تیسرے حرم مسجد اقصٰی کو جلانے کی حرکت کی ہے تاکہ اُس کی جگہ ہیکلِ سلیمانی کی تعمیر کا پرانا خواب پورا کیا جاسکے۔ صہیونیت کے جارحانہ عزائم اس حد تک بڑھتے جارہے ہیں کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے مقدس مقامات بھی ان کی لپیٹ میں آرہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمان حکومتوں اور مسلمان اقوام پر یہ فرض عائد کردیا ہے کہ وہ جارحیت کے سدّباب اور عقیدۂ اسلام اور عبادت گاہوں کے تحفظ کے لیے جہاد کریں اور متحد اور صف بستہ ہوکر اس فرض کو ادا کریں۔ جہاں تک بیت المقدس کے اندر مختلف فرقوں کی عبادت گاہوں اور مقدس مقامات کا تعلق ہے، ان کی حفاظت کے لیے مسلمانوں کے اربابِ امر اُس عہدنامہ کے پابند ہیں جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی طرف سے اور اپنے بعد کے آنے والے خلفاء کی طرف سے تحریر کیا تھا اور جس کی پابندی کا اہلِ اسلام کو ذمہ دار ٹھہرایا تھا۔

ان حالات کی روشنی میں یہ تعلیمی کانفرنس مسلمان حکمرانوں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ جہاد اسلامی کے لیے متحد ہوجائیں اور مسلمانوں کے علاقوں کو آزاد کرانے اور بیت المقدس اور مسجد اقصٰی کو واگزار کرانے کے لیے اُٹھ کھڑے ہوں۔ کانفرنس یہ اپیل بھی کرتی ہے کہ مسلمان حکمران رباط کی چوٹی کی کانفرنس کو ہر صورت میں منعقد کریں جس کے انعقاد کا فیصلہ عرب لیگ کی قرارداد کے تحت وزرائے خارجہ کی کانفرنس میں کیا جاچکا ہے۔ اس کانفرنس کا

---

[1] یہ واضح رہے کہ قرارداد رباط کانفرنس سے کئی روز پہلے منظور کی گئی تھی۔

اپنی طے کردہ تاریخ اور مقام پر منعقد ہو جانا مسلمان اقوام کی عین خواہش ہے۔ مسلمان اقوام یہ بھی امید رکھتی ہیں کہ ان کے ارباب حل و عقد آزادیٔ فلسطین کے لیے کسی ایک فیصلے پر متفق ہوں گے۔ اور سرزمین اسلام پر یہودیوں کے صلیبی خوابوں کو شرمندۂ تکمیل نہ ہونے دیں گے۔ یہ کانفرنس امید رکھتی ہے کہ سربراہ یہ فیصلہ بھی کریں گے کہ ان مجاہدین کی مالی اور اخلاقی امداد کی جائے جو غصب شدہ علاقوں کو آزاد کرانے کے لیے مختلف محاذوں پر لڑ رہے ہیں۔

۵۔ جدید یونیورسٹیوں میں اسلامیات کی تعلیم دی جائے

تعلیمی کانفرنس یہ مطالبہ کرتی ہے کہ عالمِ اسلام کی جدید یونیورسٹیوں میں اسلامیات کو اس حد تک نصاب میں شامل کر دیا جائے کہ ہر طالب علم خواہ کسی بھی مضمون سے اُس کا تعلق ہو وہ اسلام کے عقائد، اسلامی شریعت اور اسلامی تاریخ و تہذیب سے اس حد تک واقف ہو جائے جو ایک مسلمان کے لیے بحیثیتِ مسلمان ضروری اور ناگزیر ہے۔ یہ کانفرنس یہ مطالبہ بھی کرتی ہے کہ قرآن کریم کی ناظرہ اور حفظ تعلیم کے مکاتب اور مذہبی تعلیم کے ابتدائی مدرسے مسلمان حکومتوں اور مسلمان عوام کی خصوصی توجہات کا مرکز بنیں تاکہ ان مکاتب اور مدارس کو معاشرے کے اندر وہ مقام حاصل ہو جائے جس کی بنا پر وہ معاشرے کی صحیح خدمت انجام دے سکیں۔

۶۔ ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی کا قیام

تحقیقاتِ اسلامی کے لیے ایک جامع مرکز کا قیام اُن مقاصد کے عین مطابق ہے جو اسلامی جامعات اور درسگاہوں کی کانفرنس منعقد کرنے اور ایک مستقل ایسوسی ایشن کو وجود میں لانے کے موجب بنے ہیں تاکہ وہ کانفرنس کے فیصلوں کو عملی جامہ پہنائے اور مختلف اسلامی اداروں کے درمیان روابط کو مستحکم کرے ایسے مرکز کا قیام عالمِ اسلامی کی موجودہ حالت کا اقتضاء بھی ہے۔ عالمِ اسلامی کی موجودہ صورتِ حال، دینی وحدت، قومی اتحاد اور حکومتوں کے باہمی روابط کے بارے میں اسلامی علوم کا ایک نیا مفہوم پیش کر رہی ہے لیکن اگر مسلمان اقوام اسلامی فکر کی صحیح بنیادوں اور ماٰخذ کے تحت اپنا وجود برقرار نہ رکھ سکیں تو عالمِ اسلامی کی خدمت کی ہر تحریک عبث اور فضول ہو گی۔ ہم جس قسم کے مرکز کی تجویز پیش کر رہے ہیں اُس کا مقصد یہ ہے کہ مشعلِ اسلام کو روشن اور بلند کیا جائے اور اجتماعی اصلاح کی خاطر ایسے طاقتور عناصر کو جمع کیا جائے جو امتِ مسلمہ کے اندر

صحیح اسلامی فکر کو اجاگر کریں اور اسلام کے چشمہ ہائے علم کی قیادت میں دنیا کی رہنمائی کر سکیں۔ یہ مرکز علم و تحقیق کے میدان کی چیدہ چیدہ شخصیتوں پر مشتمل ہونا چاہیے اور بڑے سوچ بچار کے ساتھ اہل اور فاضل علماء کو اس کام کے لیے تیار کرنا چاہیے۔

مرکز کا دائرہ کار یہ ہوگا کہ وہ علمی تحقیق و مطالعہ کو فروغ دے گا اور عالم اسلامی کے اندر علمی پالیسی کی بنیادیں وضع کرے گا۔ اور ذیل کے وسائل سے کام لے گا:

—— وہ عالم اسلامی میں بحث و تحقیق کے موجودہ حالات کا جائزہ لے گا اور یہ معلوم کرے گا کہ اسلامی اداروں کے اندر اس وقت جو کچھ تحقیقات ہو رہی ہیں وہ کس درجہ کی ہیں اور ان میں کس حد تک باہم ربط و تعاون پیدا کیا جا سکتا ہے اور کیا مطلوبہ پیمانوں کے مطابق کام ہو رہا ہے۔ نیز ان کی مدد کی کیا شکل ہو سکتی ہے۔

—— ایسی پالیسی کا اجراء جس سے عالم اسلامی کی ضرورت خاص طور پر تخصص کے میدان میں کما حقہ پوری ہو۔

—— قدیم و جدید مآخذ اور دستاویزات کو جمع کرنا اور انہیں اس طرح ترتیب دینا کہ ہر اسلامی مذہب اور نظریے کا الگ الگ ریکارڈ ہو۔

—— اسلامی زبانوں اور ان کے ادبی ذخائر کا مطالعہ و تحقیق، اور پھر ہر ممکن ذریعے سے افادۂ عام کے لیے اُسے پھیلانا۔

—— ایسی کتابوں اور رسالوں کی تالیف جو مرکز کے مقاصد کو پورا کرتے ہوں۔ مرکز کو یہ اجازت ہوگی کہ وہ صاحبِ اختصاص علماء سے کتابیں لکھوائے اور مطلوبہ تحقیقات کے لیے انہیں تکلیف دے۔ مرکز دوسرے لوگوں کے بھی نتائجِ تحقیق کو قبول کر سکتا ہے بشرطیکہ وہ مرکز کی شرائط پر پورے اترتے ہوں۔ مرکز اسلامی تحقیقات کے کام کی حوصلہ افزائی کے لیے مالی انعامات بھی پیش کرے گا۔

—— دعوتِ اسلامی اور اسلامی ثقافت کی ضروریات اور مصلحت کے پیشِ نظر یہ مرکز اسلامی افکار کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کرنے کا بھی انتظام کرے گا۔

—— مستشرقین نے اسلام کے موضوع پر جو لٹریچر تیار کیا ہے مرکز اس کا جائزہ لے گا اور صحیح اسلامی بنیادوں پر اُسے پرکھے گا تاکہ صحیح اور غلط میں امتیاز کیا جا سکے۔

—— مرکز پرانے علمی سرمائے کو زندہ کرے گا اور اُس کی اشاعت کا انتظام کرے گا۔

—— مرکز یہ واضح کرے گا کہ علم و تہذیب کے میدان میں اسلام اور اہلِ اسلام نے کیا خدمات سرانجام

دی ہیں۔ نیز یہ جائزہ بھی لے گا کہ دنیا کے اندر سائنسی علوم نے کس حد تک ترقی کی ہے۔ دنیائے اسلام کے اندر جو لوگ ان علوم سے وابستہ ہیں مرکز انہیں ضروری معلومات فراہم کرے گا۔ اور اس سلسلے میں حکومتوں اور یونیورسٹیوں سے مدد لے گا۔

—— مرکز ایک ایسا شعبہ قائم کرے گا جو عالمِ اسلام اور دنیا کے دوسرے حصوں میں اسلامی دعوت کی موجودہ رفتار کے بارے میں مکمل معلومات جمع کرے گا۔ اسلامی فرقوں اور ان کی معاشرتی اور فکری سرگرمیوں کے بارے میں تازہ ترین معلومات فراہم کی جائیں گی۔ مسیحی مشنریوں اور دوسری مخالفِ اسلام تحاریک وافکار کے متعلق بھی مکمل معلومات اور اعداد و شمار جمع کیے جائیں گے اور اسلامی ممالک کے اندر جو لوگ اسلامی دعوت و ثقافت کی خدمت سر انجام دے رہے ہیں انہیں یہ معلومات بھیجی جائیں گی۔

—— علمی، ثقافتی اور اجتماعی موضوعات پر اسلامی کانفرنسیں منعقد کی جائیں گی اور علمی انداز میں مذاکرات و مباحثات کا انتظام کیا جائے گا۔

مرکز میں مختلف کمیٹیاں قائم کی جائیں گی۔ ان میں ذیل کی کمیٹیاں مستقل اور دائمی ہوں گی:

۱۔ ان افراد پر مشتمل کمیٹی جو ہمہ وقتی طور پر تحقیق کا کام سر انجام دیں۔

۲۔ لائبریری اور تحقیقاتی شعبوں میں کام کرنے والے سٹاف کی کمیٹی۔

۳۔ اخبارات و جرائد اور دیگر نشریات سے متعلق امور کی کمیٹی۔

۴۔ اہلِ علم سے رابطہ رکھنے والی کمیٹی۔

۵۔ شماریات کمیٹی۔

مرکز میں تحقیقات کے اساسی شعبے یہ ہوں گے:

۱۔ اسلامی تاریخ: قبلِ اسلام عربوں کی حالت، سیرتِ رسولؐ، قرآن اور سنت، اسلامی عقیدہ، شریعت، معاشرتی احکام، اسلامی فرقے اور ان کے بانی اور دنیا میں ان کے اثرات، جغرافیہ، ادب، فلسفہ، زبان، اسلامی علوم کی تاریخ، دیگر علوم و مذاہب، تدوین حدیث، محدثین و جامعین، تاریخ فنون اسلامیہ وغیرہ۔

۲۔ فلسفہ و اجتماع: رسولِ اکرمؐ کی زندگی کا مخصوص مطالعہ، کتاب و سنت کا پیش کردہ اسلام، مذہب و معاشرت کے میدان میں اسلام نے کیا کیا اصلاحات سر انجام دیں، علمائے اسلام، تصوف اور اس کا ماخذ اور اسلام اور دوسرے مذاہب پر اس کے اثرات، مذہبِ سلف، اسلامی فتوحات، اسلامی تہذیب اور

دنیا پر اس کے اثرات، مختلف علوم میں اسلام کی خدمات، اختراع، تقلید اور ترقی۔

۳۔ تقابلی مطالعہ: موجودہ دنیا (جس میں عالمِ اسلام بھی شامل ہے) میں نظریۂ تغیّر کے اثرات، اتحادِ عالمِ اسلامی کا نظریہ، تغیّر و ثبات کے درمیان کشمکش اور اُس کے نتائج۔

یہ مرکز دنیا کے مختلف حصّوں میں اپنے نمائندے مقرر کرے گا، اسلامی ممالک میں اپنے وفود بھیجے گا اور بقدرِ امکان دوسرے ملکوں کے اندر بھی علمی تحقیقات کے مراکز قائم کرے گا۔ مرکز مسلمان طلبہ کے لیے وظائف کا انتظام بھی کرے گا بشرطیکہ طلبہ اُن موضوعات میں تخصّص حاصل کریں جو مرکز کو مطلوب ہیں۔

مرکز کا صدر یونیورسٹیوں کی ایسوسی ایشن کی انتظامی کونسل نامزد کرے گی۔ اسی طرح مرکز کے ڈائرکٹر اور دوسرے ذمہ دار افراد کا تعین بھی انتظامی کونسل کی طرف سے ہوگا۔ مرکز کے لیے فارغ محققین اور مراسلہ نگار، اسلامی یونیورسٹیوں، مسلمان حکومتوں، اسلامی تنظیموں اور خود مرکز کے کارپردازوں کی صوابدید پر منتخب کیے جائیں گے۔ اور منتخب افراد کی باقاعدہ نامزدگی صدرِ مرکز کی طرف سے مرکز کی سپریم کونسل کے اجتماع میں ہوگی۔

مریم جمیلہ کی معرکہ آرا انگریزی کتاب کا اُردو ترجمہ

اسلام — ایک نظریہ — ایک تحریک

جو چار سو صفحات پر مشتمل ہے، اعلیٰ کاغذ پر، سائز ۱۸×۲۳،

قیمت اعلیٰ ایڈیشن ۱۰ روپے ۔ سستا ایڈیشن ۷/ روپے

مترجم: آباد شاہ پوری ایم۔ اے شائع کردہ: محمد یوسف خاں سنت نگر، لاہور

ادارۂ ترجمان القرآن اچھرہ لاہور سے طلب فرمائیں